کہ انہوں نے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ " افغان باغیوں کی طرح اپنے لہو سے تاریخ لکھیں"۔

عبدالقادر جیلانی (عمر، ۴ سال) نے جہاں یہ تسلیم کیا کہ وہ قرآن و سنت کے خلاف قوانین کو تو تسلیم نہ کرنے کی تلقین کرتے رہے ہیں، وہاں انہوں نے ہمیشہ یہ بھی کہا ہے کہ جو قوانین قرآن و سنت کے خلاف نہ ہوں ان پر عمل کرنا چاہیے اور یہ بات سرکاری وکیل نے حذف کر دی ہے۔

مقدمے کے دوسرے ملزم اسامہ پر الزام ہے کہ اس نے ایسے نغمے ریکارڈ کرائے اور نغموں کے کیسٹ ہزاروں کی تعداد میں پھیلائے، جن میں لوگوں کو اسلام کی خاطر لہو نچھاور کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ ججوں کو اس فقرے پر سخت اعتراض تھا۔ ان کا کہنا یہ تھا کہ خون کا عطیہ ریڈکراس کو دیا جاتا ہے نہ کہ اسلام کو ـــــ یہ مقدمات ابھی عدالت میں زیر سماعت ہیں۔

(۴) فلپائن

فلپائن کے آمر مارکوس کے زوال اور اکینو کے برسر اقتدار آجانے سے مورو مسلمانوں کے مستقبل کے بارے میں کچھ نئے امکانات ابھرے ہیں۔ امکان ہے کہ مسلمانوں کے منتشر گروہ مشترکہ نصب العین کے لیے یک جا ہو جائیں۔ ہمارے خیال کے مطابق مسلمان قائدین کے لیے بہت زیادہ خوش فہمی میں مبتلا ہونے کا موقع نہیں، کیونکہ ۱۹۷۶ء میں ہونے والا معاہدۂ طرابلس انہیں ابھی تک یاد ہے۔ اس معاہدے میں مارکوس نے مورو محاذ آزادی سے وعدہ کر لیا تھا کہ اگر وہ جنگ روک دیں تو جنوب کے ۱۳ صوبوں پر مشتمل خود مختار اسلامی علاقہ بنایا جائے گا۔ جہاں مسلمان اپنے نمائندے براہ راست انتخابات کے ذریعے چن سکیں گے، ان کی اپنی حفاظتی فوج ہوگی، آزاد مالیاتی ادارے اور بنک ہوں گے اور تعلیم اور عدلیہ کے شعبوں پر ان کو کنٹرول حاصل ہوگا۔ لیکن جب اس معاہدے کے عملی نفاذ کا مرحلہ آیا تو حکومت مکر گئی۔ مارکوس ایک کے بجائے دو علیحدہ علاقے قائم کرنا چاہتا تھا اور ۱۳ کے بجائے ۱۰ صوبے دینے پر آمادہ تھا۔ اور حقوق و اختیارات کا دائرہ بھی معاہدے کے مقابلے میں محدود ہوتا۔ یہ پیش کش مورو مسلمانوں نے قبول نہ کی اور جنگ دوبارہ چھڑ گئی۔

چودہ برس کی مسلسل محاذ آرائی کے بعد مورو محاذِ آزادی کے چیئرمین نور میسوری پہلی بار یہ کہتے سنائی دیئے ہیں کہ "وہ امن کے لیے ایک موقع پیدا کرنے کو تیار ہیں۔ ان کے قریبی دوستوں نے بھی کہا ہے کہ وہ آزادیٔ مطلق کے مطالبے سے دست بردار ہو کر علاقائی خود مختاری کے پُرانے معاہدے کی تجدید پر بات کر سکتے ہیں۔ غالباً یہ تبدیلیٔ فکر اس بات کی غماز ہے کہ وہ اکینو سے بہتر توقعات رکھتے ہیں۔

مسز اکینو کو برسرِ اقتدار لانے میں جہاں فلپائن کے دوسرے عوام نے بے مثال جدوجہد کی، وہاں مسلمانوں نے بھی ان کا بھرپور ساتھ دیا۔ بہت سے مسلمان رہنما اکینو کے پُرجوش سپورٹر رہے۔ ان کے لیے مظاہروں میں شریک ہوئے، ماریں کھائیں، زخمی ہوئے اور جیل گئے۔ اس لیے وہ بجا طور پر نئی حکومت سے مثبت اُمیدیں وابستہ کر رہے ہیں۔ مسز اکینو کی انتخابی جدوجہد کے دوران اُن کے حریف نے اُن پر یہ الزام بھی عائد کیا کہ وہ مسلمانوں کو ساتھ ملا کر انہیں مکمل آزادی دینے کی سازش کر رہی ہیں۔ اکینو نے اس الزام کی تردید کی، لیکن ان کے مقتول شوہر کے بھائی بٹز اکینو نے اعتراف کیا کہ جنوری میں اُن کے ساتھ باغی مسلمان لیڈروں کے مذاکرات ہوئے تھے۔ بٹز نے مسلمانوں کے لیے اپنے نیک جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

> "مسلمان ننوئے (مقتول اکینو) پر اعتماد کرتے تھے کہ اس نے اُن کی خاطر جدوجہد کی تھی۔ اپنی جلاوطنی کے دور میں وہ مسلمان لیڈروں سے ملتے رہے۔ مسلمانوں کا اکینو پر اعتماد مجھے وراثت میں ملا ہے..... وہ بھی ناانصافی کا شکار رہے ہیں۔ اب اس تاریخی نقصان کی تلافی ضروری ہے۔"

بٹز نے اِس سلسلے میں مسلمان رہنماؤں سے کئی ملاقاتیں کی ہیں، تاکہ حکومتی سطح پر کسی حل تک پہنچنے سے پہلے کوئی قابلِ عمل راہ تلاش کر لی جائے۔ رکاوٹ دو اہم معاملات پر ہے۔ ایک تو عیسائی اکثریت کے جزیرے بلادان کو مسلم اکثریت کے علاقہ میں شامل کرنے سے عیسائی انتہا پسندوں کے شدید ردِعمل کا سامنا ہے۔ دوسرے مسلمانوں کے لیے ان کی اپنی سیکورٹی فورس کا قیام۔ جو فلپائن کی مسلح افواج کے لیے ناقابلِ قبول ہے۔

ایک مشکل یہ ہے کہ فلپینی مسلمانوں کے حقوق کی جنگ لڑنے والے آزادی پسند تین گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ بڑے گروپ کے قائد نور میسوری کو اسلامی کانفرنس نے تسلیم کیا ہے۔ دوسرے دو گروپوں کے قائدین ہاشم اور عباس ہیں۔ نئے دور میں داخل ہونے کے بعد ان کے درمیان اختلافات کم کرنے کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔ اگرچہ ان کے مابین مسابقت اور اپنے گروپ کے مجاہدین کی تعداد کے سلسلے میں کیے جانے والے مبالغہ آمیز دعووں میں کمی نہیں آئی، لیکن حکومت سے مذاکرات کے سلسلے میں وہ مشترکہ لائحہ عمل اختیار کرنے پر آمادہ نظر آتے ہیں۔ مورو مسلمانوں کی سب سے بڑی کمزوری ان کا سیاسی انتشار اور غیر منظم ہونا ہے۔ ان کے مقابلے میں عیسائی کہیں کہیں اقلیت میں ہونے کے باوجود زیادہ منظم اور زیادہ پڑھے لکھے لوگوں پر مشتمل ہیں۔ مثال کے طور پر جولو جزیرے میں نوے فیصد تعداد مسلمانوں کی ہے لیکن وہ غیر منظم ہیں جبکہ دس فیصد کیتھولک چرچ کے نام لیوا منظم ہیں۔ پھر مسلمانوں کے بچے عیسائیوں کے کالجوں اور اسکولوں میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

مورو مسلمان اس صورت حال سے کب آزاد ہوں گے؟ اس کا جواب تو مستقبل ہی دے گا البتہ یہ بات یقینی نظر آتی ہے کہ حکومت کو ان کے حقوق لوٹانے ہوں گے، ورنہ ان کی جدوجہد آزادی کے نئے دور کا سامنا کرنا ہوگا۔ ابوالخیر الونتو جو ماضی میں مورو مسلمانوں کے اہم قائد رہے ہیں۔ اس کے بعد مارکوس کے حامی بنے، پھر اس کی وعدہ خلافی سے متنفر ہو کر مجاہدین سے جا ملے۔ مستقبل کے بارے میں ان کی یہ رائے صائب معلوم ہوتی ہے:

"اب یہ اکینو پر ہے کہ وہ اپنے اخلاص کو ثابت کریں۔ صرف صباح میں دو لاکھ سے زیادہ مسلم مہاجرین موجود ہیں۔ ان کی اکثریت نوجوانوں پر مشتمل ہے اور یہ لوگ جنگ میں پروان چڑھے ہیں۔ یہ کسی مصالحت کے لیے تیار نہ ہوں گے اگر مسئلہ سیاسی طور پر حل نہ ہوا تو قومی محاذ آزادی کے لیے رنگروٹوں کی بھرتی بھی کوئی مسئلہ نہیں۔"